ہوئے امریکہ سے مطالبہ کیا کہ ان گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کرنے والوں پر ایک تحقیقی بورڈ تشکیل دے۔
(الفرقان/ 344)

28-5-05 کل جماعتی حرمت قرآن کانفرنس (پاکستان) منعقد ہوئی۔ جس میں مختلف مکاتب فکر کے علماء اور تنظیموں کے قائدین نے خطاب کیا اور ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا۔ جس کے بعض نقاط یہ ہیں:

۱۔ یہ کانفرنس، امریکی اور اسرائیلی عقوبت خانوں میں ہونے والی قرآن کریم کی بے حرمتی کے واقعات کی شدید مذمت کرتی ہے۔ امریکی فوج نے اس مکروہ فعل سے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کر دیا ہے۔ امریکہ امت مسلمہ سے غیر مشروط معافی مانگے۔

۲۔ گوانٹانا مو، ابوغریب اور بگرام کے بدنام زمانہ عقوبت خانوں کو فی الفور بند کیا جائے۔ اور ان قیدیوں کو جنیوا قراردادوں کے مطابق انسانی اور قانونی حقوق فراہم کیے جائیں۔

۳۔ مسلم ممالک اس جنگ سے اپنے آپ کو علیحدہ کرے، جو مسلمانوں اور اسلام کے خلاف روا رکھی گئی ہے۔

۴۔ موجودہ پاکستانی حکمران طبقہ بھی توہین قرآن کے واقعات سے مبرا نہیں۔ کیونکہ انہوں نے 700 مسلمانوں کو گرفتار کر کے امریکہ کے حوالہ کیا ہے۔ (الدعوۃ/ جولائی 05)

20-06-05 امریکی وزیر دفاع رامز فیلڈ نے اعتراف کیا کہ عراق کے امن وامان کی حالت صدام حسین کا تختہ الٹنے کے بعد بھی اچھی نہیں ہے۔ (الفرقان/ 348)

24-06-05 ''مشن آسان نہیں۔ ساری دنیا کے دہشت گردوں نے عراق کو عالمی جنگ کا مرکز بنا کر ہمیں آزمائش میں ڈال دیا ہے۔'' (صدر بش کا خطاب)

اٹلی نے عراقی حاملہ خواتین کیلئے ایڈز زدہ انجکشن بھجوا دیئے۔ (بغداد انٹرنیشنل ڈیسک)

27-06-05 عراقی وزیر اعظم ابراہیم جعفری پہلی بار کویت کے دورے پر آیا۔ اس موقع پر حکومت کویت نے عراق کی تعمیر وترقی کیلئے 65 ملین ڈالر دینے کا وعدہ کیا اور عراق پر سے اپنے قرضے کا 80% حصہ معاف کیا۔ جعفری نے کہا کہ عنقریب کویت میں عراقی سفارت خانہ کھولا جائے گا اور عراق میں جنگ خلیج کے دوران جس کویتی کے املاک ثابت ہو جائیں واپس کر دیے جائیں گے۔ (الفرقان عدد 349)

☆☆☆☆☆

توضیح وتعاقب ،قسط:۱۰

آئینہ اہل حدیث

مولانا عبدالرشید انصاری

جس دین کی حجت سے سب ادیان تھے مغلوب

اب معترض اس دین پر ہر ہرزہ سرا ہے

اس نکتے کو ذہن نشین رکھئے کہ ایک شخص کلمہ طیبہ '' لا الہ الا الله محمد رسول الله'' کا بصدق دل اقرار کرے اور بطیب خاطر عمل درآمد کرے، یعنی اللہ کی وحدانیت اور رسول اکرم ﷺ کی ختم نبوت ورسالت کے بصدق دل اقرار کے ساتھ آپ کے تمام ارشادات عالیہ، اقوال کریمانہ اور افعال حسنہ کی تابعداری واطاعت گزاری بسروچشم قبول ومنظور کرے تو وہ مسلمان ہے، ورنہ اس کا دعوائے مسلمانی اللہ کے دربار میں قبولیت ومنظوریت کا سزوار نہ ہوگا۔

اللہ رب العزت نے سنت نبوی کی حجیت پر بے شمار آیات نازل فرمائی ہیں:

۱۔ ﴿یاایها الذین امنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم﴾[محمد: ۳۳]''اے ایماندارو! تم اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنا اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرنا۔'' اس آیت سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ہر عقیدہ اور ہر عمل بارگاہ الٰہی میں تب مقبول ومنظور ہوتا ہے جب وہ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت میں ہو، ورنہ اپنی خواہش نفسانی یا رسم ورواج کے مطابق ہو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے موافق نہ ہو وہ عمل مردود اور نامنظور ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد)[بخاری: الصلح ۵/ ۳۵۵، مسلم: الاقضية ۱۲/۱۶] ''جس شخص نے ایسا عمل کیا کہ جس پر ہمارا حکم نہ ہو وہ مردود ہے''۔

۲۔ ﴿وما اتاکم الرسول فخذوه ومانهاکم عنه فانتهوا واتقوا الله ان الله شدید العقاب﴾ [الحشر:۷] ''جو کچھ رسول تمہیں دیدے اسے لےلو اور جس چیز سے تمہیں منع کرے تم اس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تحقیق اللہ سخت عذاب والا ہے''۔

یعنی زندگی کے کسی بھی معاملے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا جو حکم ہو اس پر عمل درآمد کرو اور جس سے آپ منع فرمائے اس سے باز رہو۔ اس آیت کریمہ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کو ایک مستقل تشریع کی حیثیت دی ہے۔ اور اسے قرآن مجید کی موافقت کے ساتھ مشروط ومقید نہیں فرمایا ہے۔[تفسیر اشرف الحواشی/ ۶۵۲]

۳۔ ﴿لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة لمن کان یرجوا الله والیوم الآخر وذکر الله

کثیرا﴾[الاحزاب: ۲۱] ''جو شخص بھی اللہ تعالی کی خوشنودی اور آخرت کی کامیابی و سرخروئی چاہتا ہے، اور اللہ کو بہت یاد رکھتا ہے اس کیلئے رسول اللہ ایک بہترین نمونہ ہے۔''

۴۔ ﴿قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ﴾[آل عمران: ۳۱] ''اے نبی کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالی سے دوستی رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالی تم کو دوست رکھے گا''

۵۔ ﴿من یطع الرسول فقد اطاع اللہ﴾[النساء: ۸۰] ''جس کسی نے رسول کی اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی۔

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت خود رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل کو ماننے اور نافرمانی وحکم عدولی سے بچنے میں ہوتی ہے، اور آپ کا قول وفعل اور حکم احادیث میں ہے۔ بنابریں اطاعت رسول کیلئے علم حدیث حاصل کرنا فرض ہوا۔ کیونکہ قواعد کی رو سے فرض کا موقوف علیہ فرض ہوتا ہے۔ لہذا اطاعت رسول کیلئے علم حدیث کا حصول تمام امت پر فرض کفایہ ہوا۔

۶۔ ﴿واطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون﴾[آل عمران: ۱۳۲] ''تم اللہ کی فرمانبرداری کرو اور اس کے پیغمبر کا بھی کہا مانو تاکہ تم پر رحم کیا جائے''۔

۷۔ ﴿واذا قیل لھم تعالوا الی ما انزل اللہ والی الرسول رأیتَ المنافقین یصدون عنک صدودا﴾[النساء: ۶۱] ''جب ان لوگوں سے کہا جائے کہ صرف اللہ تعالی اور اس کے پیغمبر (یعنی کتاب اللہ اور احادیث رسول) کی روشنی میں اپنے فیصلے چکانے آؤ تو آپ دیکھ لینا کہ منافقین آپ کی طرف آنے سے دوسرے لوگوں کو بھی روکیں گے''۔

کتاب اللہ کے اس بیان کے مطابق احادیث رسول سے اعراض کرنا یا منہ پھیر لینا منافق کی واضح علامت ہے، مندرجہ بالا آیت کریمہ نے صاف طور پر بتادیا کہ احادیث رسول سے کترانے والا کسے باشد، اگر فرمان نبوی سے کترائے گا، احادیث رسول سے اعراض کرے گا تو اس کا نام از روئے قرآن کریم منافقین میں گردانا جائے گا۔

یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ انکار حدیث قرآن کریم ہی کا انکار ہے بقول ایک عارف باللہ:

اصل دین آمد کتاب اللہ معظم داشتن   پس حدیث مصطفی بر جان مسلم داشتن

۸۔ ﴿وما ینطق عن الھویٰ، ان ھو الا وحی یوحیٰ﴾[النجم: ۳۔۴] ''پیغمبر یوں ہی اپنی خواہش سے کچھ نہیں فرماتا جو کچھ فرماتا ہے وہ وحی آسمانی ہے''۔ اس آیت شریفہ کا ترجمہ مولانا روم مرحوم نے کیا خوب فرمایا ہے:

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود   گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

۹۔ ﴿فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما﴾[النساء : ٦٥] ''یعنی قسم ہے اے محمد ﷺ تیرے پروردگار کی، وہ لوگ مؤمن ہو ہی نہیں سکتے جب تک اپنے اختلافات میں تجھے ثالث وقاضی مان کر تیرے فیصلے وحکم کو خندہ پیشانی سے، بلا چوں وچرا اور خوش دلی سے تسلیم نہ کرلیں''۔

یہ ہے شان رسالت اور عظمت واہمیت سنت!! یہ آیت کریمہ ضرورت وحجیت حدیث کی دلیلِ قاطع وبرھان واضح ہے اور اس سے بڑھ کر حلفیہ وقسمیہ شھادت کیا ہوسکتی ہے۔

۱۰۔ ﴿فلیحذر الذین یخالفون عن امره ان تصیبهم فتنة او یصیبهم عذاب الیم﴾[النور: ٦٣] '' جو لوگ آپ ﷺ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، انہیں خدشہ محسوس کرنا چاہیے کہ وہ فتنے (کفرونفاق) میں مبتلا ہوں یا (دنیاوآخرت میں) دردناک عذاب پائیں'' اس بابرکت آیت قرآنی میں بھی عدم فرمان برداری ومخالفت فرمودات رسول پر سخت ترین الفاظ میں وعید فرمایا گیا ہے۔

۱۱۔ ﴿وماکان لمؤمن ولامؤمنة اذا قضی الله ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة من امرهم﴾ [الاحزاب: ٢١] ''جب اللہ اور اس کا نبی ﷺ کوئی فیصلہ کرے تو کسی مومن مرد اور عورت کے لئے اپنے معاملات میں کوئی اختیار نہیں رہ جاتا۔'' اس آیت شریفہ سے واضح ہو گیا کہ نبی ﷺ کے کل فیصلہ جات واحکامات تمام کلمہ گو مسلمان کیلئے حجت ودلیل واضح ہیں اور کسی مسلمان کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ اس کو قبول کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں اپنی مرضی چلائے۔ اس عام حکم کو قرآن کے ساتھ خاص کرنا بلا دلیل ہے کیونکہ آیت میں (امرا) اسم نکرہ ہے۔☆ اسم نکرہ عموم کا معنی دیتا ہے جس میں قرآن اور حدیث دونوں کے احکام شامل ہیں۔ عربی قواعد کی رو سے تخصیص بلا مخصص جائز نہیں۔ یہ مقام غور ہے کہ بقول اہل قرآن جب احادیث رسول ﷺ حجیت شرعیہ نہیں تھیں تو رسول اکرم ﷺ نے اس کی تعلیم وتعلم کا حکم کیوں فرمایا؟ اور قرآن نے آپ ﷺ کا حکم نہ ماننا مسلمان کی شان سے بعید کیوں فرمایا؟ دراصل اہل قرآن دین اسلام میں رخنہ اندازی اور قرآنی آیات کی من مانی رکیک تاویلات اور خیالات فاسدہ کی روشنی میں درج ذیل شعر کے مصداق ہیں۔

فتنہ پردازی تمہاری شان ہے
جو تمہاری بات ہے بہتان ہے

یہ نام نہاد خود رو محققین قرآن مجید کی من مانی تاویلات کرتے ہیں۔ یہ نہایت دکھ کی بات ہے کہ چودہ سو سال سے تمام امت

☆ نیز ''رسوله'' کا عطف ''الله'' پر ہے، پس فیصلہ کرنے والا اللہ بھی ہے اور رسول ﷺ بھی۔